سوال

(349)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوڈانی مجلہ ''الرایۃ'' کا سماحۃ الشیخ سے انٹرویو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ﺪ!

سوڈانی مجلہ ''الرایۃ'' کا سماحۃ الشیخ سے انٹرویو

ڈان کی جماعت اسلامک نیشنل فرنٹ کے ترجمان ''مجلۃ الرایۃ'' نے سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز الرئیس لادارات البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب اور رابطہ عالم اسلامی کی تاسیسی کونسل کے سربراہ سے ایک انٹرویو کیا تھا جو حسب ذیل ہے :

سوال ہمارے مجلہ کے قارئین کی یہ خواہش ہے کہ وہ آپ کے ذاتی حالات اور علمی زندگی کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کریں ؟

جواب ۱۳۳۰ ہجری میں ریاض شہر میں ہوئی، میں نے بچپن ہی میں اپنی تعلیم کا آغاز کر دیا تھا حتیٰ کہ بالغ ہونے سے پہلے ہی قرآن مجید حفظ کر لیا تھا، پھر میں نے ریاض کے بہت سے علماء سے علوم شرعیہ وعربیہ کی تعلیم حاصل کی، جن میں شیخ محمد بن عبداللطیف آل شیخ، شیخ صالح بن عبدالعزیز آل شیخ قاضی ریاض، شیخ

جہاں تک میری عملی زندگی کا تعلق ہے تو ۱۳۵۷ ہجری سے ۱۳۷۱ ہجری تک چودہ سال منطقہ خرج میں بطور قاضی فرائض سرانجام دیتا رہا، پھر ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ اور شریعت کالج ریاض میں ۱۳۸۰ ہجری تک نو سال فقہ، توحید اور حدیث کی تدریس کا فریضہ انجام دیا، پھر ۱۳۸۱ ہجری کے آغاز سے دس سال تک

لا (۱) رکنیت ھئیۃ (کمیٹی) کبار العلماء سعودی عرب (۲) مذکورہ تنظیم کی مستقل کمیٹی برائے البحوث العلمیۃ والافتاء کی سربراہی (۳) رابطہ عالم اسلامی کی تاسیسی کونسل کی رکنیت وسربراہی (۴) انٹرنیشنل سپریم کونسل برائے مساجد کی سربراہی (۵) اسلامی فقہی کونسل مکہ مکرمہ کی سربراہی (۶) اسلامی یونیورسٹی مدینہ

وئی، مقالات اور لیکچروں کے علاوہ میری تیرہ کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، جن میں سے کچھ کے نام حسب ذیل ہیں :

القواء دالجلیۃ فی المباحث الفرضیۃ' ونقد القومیۃ العربیۃ' توضیح المناسک المسمی التحقیق والایضاح لکثیر عن مناسک الحج والعمرۃ والزیارۃ' وحاشیۃ مفیدۃ علی فتح الباري وصلت فیہا الی کتاب الحج' وثلاث رسائل فی الصلاۃ والتحذیر من البدع' واقامۃ البراہین علی حکم من اسغاث بغیر اللہ اوصدق الکہنۃ والعرافین' والادلۃ النقلیۃ والحسیۃ

ان میں سے اکثر وبیشتر کتابوں کے مختلف زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو منفعت بخش بنائے نیز ہمیں اور آپ کو دنیا وآخرت کی بہتری وبھلائی پر مشتمل اپنی رضا اور خوشنودی کے کاموں کی توفیق بخشے۔ انہ سمیع قریب

سوال کیا آپ کی کسی خاص فقہی مذہب سے وابستگی ہے، فتوی اور دلائل کے لئے آپ کا طریق کار کیا ہے ؟

جواب میرا مذہب وہ ہے جو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے لیکن بر سبیل تقلید نہیں بلکہ ان اصولوں کی اتباع کے طور پر جنہیں انہوں نے اختیار فرمایا تھا۔ اختلافی مسائل میں میرا طریق کار یہ ہے کہ میں صرف اسے ترجیح دیتا ہوں جو ازروئے دلیل راجح ہو اور اسی کے مطابق فتوی دیتا ہوں خواہ وہ مذہب حنا

واللہَ وَأَطيعُوا الرَّسولَ وَأُولِى الأَمرِ مِنكُم ۖ فَإِن تَنٰزَعتُم فى شَىءٍ فَرُدّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسولِ إِن كُنتُم تُؤمِنونَ بِاللَّهِ وَاليَومِ الءاخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيرٌ وَأَحسَنُ تَأويلًا (النساء ۴/۵۹)

وراس کے رسول کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام (نتیجہ) بھی اچھا ہے۔ ''

سوال سوڈان میں اسلامک فرنٹ مختلف تحریکوں کی موجوگی میں سرگرم عمل ہے اور سوشلسٹوں اور مغرب زدہ لوگوں سے برسرپیکار ہے، ان مختلف تحریکوں کی موجودگی میں اس طرح کے کام کے بارے میں ہم آپ کی رائے معلوم کرنا چاہتے ہیں؟

جواب باطل مذاہب، گمراہ کن تحریکوں، عیسائی، سوشلسٹ اور ملحد مشنریوں سے جنگ کے سلسلہ میں باہم دگر (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون بہت اہم فریضہ ہے اور جہاد فی سبیل اللہ کی عظیم ترین صورت ہے اور ارشاد باری تعالی ہے :

لعُدوٰنِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ (المائدۃ ۵/۲)

یکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ ''

یا :

ِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ ۖ وَجٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ (النحل ۱۶/۱۲۵)

کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریقے سے ان سے بحث (مناظرہ) کرو۔ ''

فرمایا :

قَولًا مِمَّن دَعا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صٰلِحًا وَقالَ إِنَّنى مِنَ المُسلِمينَ (فصلت ۴۱/۳۳)

سے زیادہ اچھی بات والا کون ہو سکتا ہے، جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ ''

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو خیبر کے یہودیوں کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں اور بتائیں کہ ان پر اللہ تعالی کے کیا حقوق واجب ہیں اس موقعہ پر آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرما

نٹ کو میری یہ نصیحت بھی ہے کہ یہ اپنی صفوں کو ہر اس چیز سے پاک کرے جو اللہ تعالی کی شریعت مطہرہ کے خلاف ہو اور شریعت مطہرہ پر استقامت و ثابت قدمی کے ساتھ عمل پیرا ہونے کے لئے ایک دوسرے کو ہمدردی و خیر خواہی کے جزبات کے ساتھ وصیت بھی کی جائے اور اگر کسی بات میں اختلاف

وا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

وراس کے رسول (ﷺ) کی فرماں برداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام (نتیجہ) بھی اچھا

یا:

اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۴۲/۱۰)

رتم جس بات میں اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے (ہوگا)''

یا:

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر ۱۰۳/۱۔۳)

یقینا تمام انسان نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔''

ن (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان (۲) عمل صالح (۳) ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور (۴) ایک دوسرے کو صبر کی وصیت!

کرتے ہیں کہ وہ فرنٹ کے اراکین کو ان اخلاق کریمانہ کی توفیق عطا فرمائے، استقامت سے نوازے اور فتح مبین، عظیم کامیابی اور بہترین انجام سے سرفراز فرمائے!

'سابقہ لوگ بھی انسان تھے، ہم بھی انسان ہیں'' یہ ایک فقہی قول ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سابقہ لوگوں کے سامنے ان کے دور کے مسائل تھے اور ہمارے سامنے ہمارے دور کے جدید مسائل ہیں لیکن کیا خیال ہے کہ جو لوگ تجدید فقہ کی دعوت کے خلاف ہیں، وہ اس اصولی ادب کو تسلیم نہیں کرتے؟

جواب اس عبارت میں اجمال واحتمال ہے، اگر اس سے مراد یہ ہے کہ متاخرین پر بھی یہ واجب ہے کہ وہ اللہ کے دین کی نصرت اور شریعت کی تحکیم کے بارے میں اجتہاد سے کام لیں اور سلف صالحین کے عقیدہ واخلاق کی تائید وحمایت کریں تو یہ بات حق ہے کیونکہ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اتباع

تُم فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ (النساء ۴/۵۹)

لہ) میں تمہارا آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔''

فرمان باری تعالی ہے:

اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ (الشوری ۴۲/۱۰)

رتم جس بات (مسئلہ) میں اختلاف کرتے ہو، اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے (ہوگا)''

اگر اس قول سے مراد یہ ہے کہ متاخرین دین میں ایسی تجدید کریں جو عقیدہ واخلاق یا احکام میں سلف کے طرز عمل کے مخالف ہو تو یہ جائز نہیں کیونکہ یہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی کے خلاف ہے:

بْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران ۳/۱۰۳)

ل (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور، متفرق نہ ہونا''

ز یہ طرز عمل حسب ذیل فرمان باری تعالی کے بھی خلاف ہوگا:

ولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (النساء ۴/۱۱۵)

معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے راستے کے سوا دوسرے راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے، ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے۔''

ت صالح کے نقش قدم پر چلنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

ن وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة ۱۰۰/۹)

کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سب سے خوش (راضی) ہو گیا اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ہمیشہ ان میں رہیں

جو سلف صالح کی مخالفت کرے اور ان کے راستے پر نہ چلے تو اس نے ان کی پیروی نہ کی تو وہ ان کے ان متبعین میں شامل نہ ہوگا جن سے اللہ خوش ہے متاخرین کو اس بات کا بھی حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس بات کی مخالفت کریں، جس پر پہلے علماء کا اجماع ہو چکا ہو کیونکہ اجماع حق ہے اور ان اصول ثلاثہ میں

نکہ (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (۳) اجماع [illegible]

ب وسنت پر تدبر کر کے ان سے مسائل کا استنباط کیا جائے اور پیش آنے والے نئے مسائل کا کتاب وسنت کی روشنی میں اجتہاد کر کے حل تلاش کیا جائے۔

، نہیں ہے بلکہ یہ تجدید تو انہی کے نقش قدم پر چلنے اور ان کے اصولوں پر عمل کرنے کے مترادف ہے، اسی سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بھی ہے کہ ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فقاہت عطا فرما دیتا ہے'' (متفق علیہ) نیز یہ بھی آپؐ کا ارشاد گرامی ہے'

دیے والوں بعض اوقات اختلاف بھی پیدا ہو جاتے ہیں، جن کی وجہ سے ملاقات کے بھی بہت سے مواقع ختم ہو جاتے ہیں بلکہ اس سے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کا عمل بھی معطل ہو جاتا ہے اور بہت سے فتنے، اختلاف اور جھگڑوں کی بھی کئی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں تو اس حوالہ سے دعاۃ (دعوت دینے والوں) کے

ی جو اعیان دین کے لئے نصیحت یہ ہے کہ وہ اخلاص کے ساتھ صرف اللہ وحدہ کے لئے کام کریں، نیکی و تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور اپنے اختلافات ختم کرنے کے لئے کتاب وسنت کے فیصلوں پر متفق ہو جائیں تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل پیرا ہو سکیں:

ِ شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا (النساء ۴/۵۹)

ارا آپس میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

ہوجائے گا، کوششیں مجتمع ہوں گی، حق کو نصرت حاصل ہوگی اور باطل شکست سے دوچار ہوجائے گا مگر یہ سب کچھ اسی صورت میں ہوگا جب اللہ تعالی سے مدد حاصل کی جائے، توفیق طلب کرنے کے لئے صرف اور صرف اسی کی طرف توجہ کی جائے اور خواہشات کی پیروی سے اجتناب کیا جائے گا، ارشاد باری:

ـ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ (القصص ۲۸/۵۰)

یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ صرف اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہش کے پیچھے چلے۔''

ی طرح اللہ تعالی نے اپنے نبی ور رسول حضرت داود علیہ الصلاۃ والسلام سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ (ص ۳۸/۲۶)

ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تمہیں اللہ کے رستے سے بھٹکا دے گی۔''

سعالم اسلام میں اس وقت نوجوانوں میں اسلامی بیداری کی جو تحریک ہے، اس حوالہ سے آپ کے کیا ارشادات ہیں؟

جویہ بیداری ہر مسلمان کے لئے باعث مسرت ہے، اسے اسلامی تحریک یا اسلامی تجدید و نشاط کا نام بھی دیا جا سکتا ہے لہذا واجب ہے کہ اس تحریک کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے اور اسے مکمل طور پر کتاب و سنت سے وابستگی کی طرف موڑ دیا جائے اور قائدین ہوں یا کارکن انہیں غلو اور افراط سے روکا جائے ک

ـ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ (النساء ۴/۱۷۱)

اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو۔''

ور نبی کریم ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ ''دین میں غلو سے بچو کیونکہ پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ و برباد کر دیا تھا''

، یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ''دین میں غلو سے کام لینے والے ہلاک ہوگئے، دین میں حد سے بڑھ جانے والے ہلاک ہو گئے، دین میں حد سے تجاوز کرنے والے تباہ و برباد ہوگئے۔'' اس تحریک سے وابستہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالی کی طرف توجہ رکھیں اس سے قلوب و اعمال کی اصلاح کی توفیق طلب کرے

ـ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (النحل ۱۶/۴۴)

پ پر یہ کتاب نازل کی ہے تاکہ جو (ارشادات) لوگوں کی جانب نازل کئے گئے ہیں آپ وہ کھول کھول کر بیان فرما دیں تاکہ وہ غور کریں۔''

فرمایا:

لَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ۙ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (النحل ۱۶/۶۴)

نے تم پر کتاب نازل کی ہے تو اس لئے کہ جس امر میں ان لوگوں کو اختلاف ہے تم اس کا فیصلہ کر دو اور (یہ) مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔''

دین کے مبلغوں پر واجب ہے کہ اس اسلامی تحریک کو غنیمت جانیں، تحریک سے وابستہ لوگوں سے تعاون کریں، ان کے ساتھ مذاکرات کریں اور ان شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے کوشش کریں جو بعض لوگوں کے دلوں میں جنم لیں تاکہ حسب ذیل ارشاد باری تعالی پر عمل پیرا ہو سکیں:

تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ ۵/۲)

دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں مدد نہ کیا کرو۔''

سوال اس اسلامی معاشرہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، جس نے ایک سال یا اس سے زیادہ مدت کے لئے اسلامی حدود کو نافذ کیا مگر پھر اسلامی حدود کے بجائے خود ساختہ قوانین کو دوبارہ نافذ کر دیا؟

جوتمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اللہ کے بندوں پر اللہ تعالی کی شریعت کو نافذ کریں، اس پر ثابت قدم رہیں، اسی کی دعوت دیں اور اسی کی پابندی کریں، اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

ا حْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ (المائدۃ ۵/۴۹)

مدنے نازل فرمایا ہے، اسی کے مطابق ان میں فیصلہ کرنا۔''

ت پر واجب ہے کہ وہ شریعت الہی کو نافذ کرے، ارشاد باری تعالی ہے:

ـ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء ۴/۶۵)

ہ لوگ اس وقت تک ایماندار نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ آپس کے تمام اختلافات میں آپ کو حاکم (منصف) نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں، ان سے اپنے دل میں کسی قسم کی کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں۔''

ئاد باری تعالی ہے:

ون ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدۃ ۵/۵۰)

ہاہلیت کے حکم (فیصلے) کے خواہش مند ہیں اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں، ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے اچھا حکم (فیصلہ) کس کا ہے؟''

نیز فرمایا

م بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائدۃ ۵/۴۴)

مد کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔''

ہ فرمایا:

م بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (المائدۃ۵/۴۷)

ںد کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم (فیصلہ) نہ کریں تو ایسے لوگ نافرمان ہیں۔''

یہ جائز نہیں کہ وہ ان آیات کریمہ کی مخالفت کریں بلکہ ان پر واجب ہے کہ ان آیات کے مطابق عمل کریں، اپنی قوموں سے بھی ان کی پابندی کروائیں، اسی میں ان کی عزت، سربلندی، نصرت، تائید، انجام کی بہتری اور دنیا و آخرت کی سعادت و کامرانی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

لَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد۴۷/۷)

م اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔''

یا:

ن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (الحج۲۲/۴۰۔۴۱)

، اللہ تعالی بھی اس کی مدد ضرور کرے گا بے شک اللہ تعالی زبردست قوت اور غلبے والا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس (قدرت واختیار) دیں تو نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

یا:

لَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا (النور۲۴/۵۵)

ے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے، ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین (اسلام) کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے، مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا، وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ

شک وشبہ بندگان الہی کے معاملات میں اللہ تعالی کی شریعت کو نافذ کرنا بھی اللہ کی مدد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اور یہی وہ ایمان و عمل صالح ہے، جس کے بجالانے والوں سے اللہ تعلای نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں خلافت ارضی سے نوازے گا، ان کے دین کو غلبہ عطا فرمائے گا اور خوف کے بعد

((انہ ولی ذلک والقادر علیہ))

سوال قومیت کی طرف اس دعوت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس کی رو سے نسل یا زبان کی طرف نسبت، دین کی طرف نسبت سے مقدم ہے؟ قومیت کی طرف دعوت دینے والی جماعتوں کا دعوی یہ ہے کہ وہ دین کی دشمن نہیں ہیں ہاں البتہ دین کی نسبت قومیت کو مقدم ضرور سمجھتی ہیں تو قومیت

باطل ہے، اس دعوت سے وابستہ لوگوں کی حوصلہ افزائی نہ صرف یہ کہ جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس قسم کی دعوت کا خاتمہ کردیا جائے کیونکہ اسلامی شریعت ایسی تحریکوں کے خلاف جنگ کرنے، ان سے نفرت دلانے، ان کے شکوک وشبہات کے ختم کردینے اور ان کے باطل افکار و نظریات کی تردید کے

ام کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عربی یا کسی اور قومیت کی دعوت ایک باطل دعوت، ایک بہت بڑی غلطی، ایک بہت بڑا منکر امر، بدترین جاہلیت اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے اور اس کے وجوہ واسباب ہم نے اس موضوع پر اپنی مستقل کتاب ''نقد الق

وصلی اللہ علی سیدنا ونبینا محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسلیما کثیرا